گیارہواں باب

پاکستان میں شہری زندگی

CIVIC LIFE IN PAKISTAN

1- جمہوری حکومت:

جمہوری حکومت وہ طرزِ حکومت ہے جس میں حکمرانی کا حق کسی ایک شخص یا ایک جماعت کا نہیں ہوتا بلکہ حکمرانی کا اختیار عوام کے منتخب نمائندوں کو دیا جاتا ہے۔ یعنی جمہوریت میں عوام اپنے حکمران کا انتخاب خود کرتے ہیں۔ حکومت کی پالیسی بنانے اور اس کا نظم و نسق چلانے میں عوام کو دخل ہوتا ہے اور حکومت عوام کی بھلائی کا خیال رکھتی ہے۔ جمہوری حکومت کے یہ معنی ہیں کہ وہ عوام کی حکومت ہو، عوام کے ہاتھوں میں ہو اور عوام کے مفاد کے لیے ہو۔

2- جمہوریت بمعنی آزادیٔ اظہارِ رائے:

جمہوریت میں شہری کو تحریر و تقریر اور اظہارِ رائے کی آزادی ہوتی ہے۔ وہ ملک کے داخلی اور خارجی معاملات کے متعلق اپنی رائے تقریر یا تحریر کے ذریعے عام لوگوں کے سامنے لاسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ قوم اور ملک کے مفاد کے خلاف نہ ہو۔ اظہارِ رائے لوگوں کے اجتماع میں یا رسالوں میں اور کتابوں کے ذریعے ہوسکتا ہے۔ اس لیے جمہوری طرزِ حکومت میں اخباروں اور رسالوں کو پوری آزادی ہوتی ہے اور وہ ہر طبقۂ خیالات کے لوگوں کی رائے کا اظہار کرسکتے ہیں۔ اس اظہارِ رائے کی آزادی کے علاوہ جمہوری حکومت میں شخصی آزادی، مذہب اور پیشہ کی آزادی، نقل و حرکت کی آزادی اور معاش کے حاصل کرنے کی بھی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ حکومت سب کے ساتھ مساوات کا برتاؤ کرتی ہے۔

3- جمہوری حکومت کس طرح کام کرتی ہے:

جب یہ کہا جاتا ہے کہ جمہوریت عوام کی حکومت ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ ہر شہری حکومت میں شامل ہوتا ہے بلکہ منتخب نمائندے حکومت چلاتے ہیں۔ آپ کے اسکول میں طلبا کی کونسل ہوگی۔ پورے اسکول کے طلبا اپنی اپنی کلاس سے اپنا نمائندہ منتخب کرتے ہیں اور پھر یہ چند نمائندے پورے اسکول کی طرف سے طلبا کونسل کا کام چلاتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں عام شہری ووٹوں کے ذریعے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ ان سب نمائندوں کی جماعت کو قومی اسمبلی کہتے ہیں جس میں ملک کی مختلف سیاسی جماعتوں کے منتخب نمائندے شریک ہوتے ہیں۔ اس اسمبلی میں جس جماعت یا پارٹی کے نمائندوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے، اس جماعت کا سربراہ مرکزی حکومت کا وزیراعظم ہوتا ہے اور وہ اپنے وزراء کا انتخاب کرتا ہے۔ اس طرح وزراء کی ایک کونسل بن جاتی ہے اور ایک خاص مدت کے لیے حکومت ان کے ہاتھ میں رہتی ہے۔ اگر کسی وقت منتخب نمائندوں کی اکثریت حکومت وقت کا ساتھ نہ دے تو وہ حکومت مستعفیٰ ہو جاتی ہے اور نیا انتخاب ہوتا ہے۔ ہر جمہوری حکومت اپنے ووٹروں سے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے اور جہاں تک ممکن ہوسکتا ہے عام لوگوں کی رائے کا ہر معاملے میں خیال رکھا جاتا

ہے۔جمہوریت میں عوام کی رائے خاص اہمیت رکھتی ہے کیوں کہ حکومت کے بننے یا بگڑنے میں عوام کی رائے کا بڑا دخل ہے۔

اسی طرح صوبوں کا نظم ونسق چلانے کے لیے صوبائی حکومت ہوتی ہے۔ پاکستان میں ہر صوبے میں ایک صوبائی اسمبلی ہوتی ہے۔صوبائی اسمبلی میں جس سیاسی جماعت کی اکثریت ہو وہ صوبائی حکومت بناتی ہے۔ ہر صوبے کا ایک وزیرِاعلیٰ ہوتا ہے اوراس کی مدد کے لیے وزراء کی کابینہ ہوتی ہے۔یہ کابینہ باقی اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔

4- شہریوں کے حقوق وفرائض

(i) شخصی آزادی:

ہر شخص کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے عمل اور خیال میں آزاد ہو۔ بشرطیکہ اس کا عمل دوسروں کو نقصان نہ پہنچائے۔اس کا یہ حق ہے کہ وہ آزاد رہے اور اس کو بلا وجہ نہ پکڑا جائے اور نہ قید کیا جائے۔ وہ اپنے ملک میں جہاں چاہے جائے اور جہاں چاہے رہے۔تجارت یا سیر وتفریح یا روزگار کے لیے ہر جگہ جانے کا حق ہے۔اسی طرح اس کا یہ بھی حق ہے کہ وہ اپنی روزی کمانے کے لیے جو پیشہ مناسب سمجھے اس کو اختیار کرے۔البتہ ایسا پیشہ نہ ہو جس سے دوسروں کو نقصان ہو یا جو اخلاق سے گرا ہوا ہو۔

(ii) اظہارِ رائے اور مذہب کی آزادی:

ایک شہری کو تحریر وتقریر کی آزادی ہونی چاہیے تا کہ وہ اپنے خیالات کا آزادی سے اظہار کر سکے۔اخبار اور رسالوں کو بھی آزادی ہونی چاہیے۔مگر ایسے خیالات کے اظہار کا حق نہ کسی فرد کو نہ اخبار کو ہے جس سے ملک میں فتنہ وفساد پیدا ہو یا کسی کی عزّت پر حملہ ہو۔یا ملک کے مفاد کے خلاف ہو یا لوگوں کے آپس میں جھگڑے کا باعث ہو۔ ہر شہری کا یہ بھی حق ہے کہ وہ جو مذہب پسند کرے اُسے اختیار کرے اور اس مذہب کے احکامات کے مطابق عبادت کرنے کی بھی آزادی ہو۔

(iii) تعلیم اور صحت:

تعلیم ایک بنیادی ضرورت ہے۔معاشرے کی بھلائی کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر شہری کو تعلیم کی سہولت میسّر ہو۔مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک ہر فرد کے لیے حکومت انتظام کرے۔ عام طور پر ہر فرد کو پرائمری تک تعلیم دلانا ہر حکومت کا فرض ہے۔اس کے بعد جیسے ملک کے وسائل ہوں۔اس کے علاوہ علاج معالجے کی سہولت بھی ملنا چاہیے۔

مندرجہ بالا حقوق کے ساتھ شہریوں کی ذمہ داریاں یا فرائض بھی ہیں۔

5- قانون کی پابندی اور ملک سے وفاداری:

سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ مملکت کے قانون کی پوری طرح پابندی کی جائے۔ ملک میں صحیح نظم ونسق تب ہی قائم رہ سکتا ہے جب معاشرے کا ہر فرد قانون کی پابندی کرے۔ دوسرا فرض یہ ہے کہ ملک کا وفادار رہے۔نہ خود کوئی کام ایسا کرے جو ملک کے مفاد کے خلاف ہو نہ کسی ایسی تحریک میں شریک ہو جو ملک کی وفادار نہ ہو اور وقت پڑنے پر ملک کی بقا اور سلامتی کے لیے جان ومال کی قربانی سے دریغ نہ کرے۔

(i) دوسروں کے حقوق کا احساس:

اچھے شہری کا یہ بھی فرض ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے۔ جو حقوق وہ خود چاہتا ہے دوسروں کو بھی وہ حقوق ملنے چاہئیں۔ کاروبار اور لین دین میں ایمان داری' معاملات میں انصاف اور سرکاری احکام کی پابندی نہایت لازمی ہے۔ معاشرہ اس وقت ہی درست ہوگا جب ہر فرد اپنی ذمے داری پوری کرے اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے۔

(ii) طلبا کے فرائض:

طلبا بھی شہری ہیں۔ ان کی بھی ذمے داریاں ہیں مگر جب تک وہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ اپنی تعلیم مکمل کریں اور پوری توجّہ تعلیم پر دیں۔ البتہ خالی وقت میں یا چھٹیوں کے زمانے میں قومی خدمات انجام دیں مثلاً تعلیم بالغان میں حصّہ لیں۔ ہلالِ احمر کے کاموں میں شریک ہوں۔ سول ڈیفنس کی ٹریننگ لیں۔ آفت زدہ لوگوں کے لیے امدادی سامان اور چندہ جمع کریں۔

6- معاشرے میں فرد کا کردار

ایک فرد تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔ اس کو دوسروں کے ساتھ رہ کر اپنی ضروریات پوری کرنی ہوتی ہیں۔ یہ صورت زمانۂ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ جہاں کہیں انسان آباد ہیں وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایک فرد کی ضروریات ایسی ہیں کہ وہ اجتماعی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ اجتماعی زندگی بہت سے لوگوں کے ایک ساتھ رہنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے سے بنتی ہے۔ یعنی ہر ایک فرد معاشرے کا اہم جزو ہے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے سے بنتی ہے۔ یعنی ہر ایک فرد معاشرے کا اہم جزو ہے اور اس کو سب کے ساتھ مل کر رہنا ضروری ہے جب تک وہ معاشرے یا سوسائٹی کا ایک رکن ہے اس وقت تک ہی اس کی اہمیت ہے۔ علیحدہ اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ یعنی جب تک وہ قوم کا جزو بن کر رہتا ہے تو سب کچھ ہے۔ علیحدہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اجتماعی زندگی یا معاشرے کی کامیابی اور بہبود کا دارومدار اِس بات پر ہوتا ہے کہ معاشرے کے سب فرد اپنی اپنی ذمے داریاں پورے طور پر ادا کریں۔ اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہر فرد کی سیرت اور کردار کیسا ہے۔ اگر ہر فرد اعلیٰ کردار کا مالک ہے اور اس کو اپنی ذمے داریوں کا پورا احساس ہے تو نہ صرف معاشرہ بہترین بن جاتا ہے بلکہ ملک بھی ترقی کرتا ہے اور دنیا میں اس کی عزت ہوتی ہے۔

ہر فرد ترقی کرنا چاہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ آسائش اور آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ مگر اچھے معاشرے میں ایک فرد اپنی ترقی اور بھلائی کے لیے دوسرے کا حق نہیں چھینتا بلکہ دوسرے کی مدد کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اپنی کسی حرکت سے نہ دوسرے کو نہ نقصان پہنچاتا ہے نہ اس کے ساتھ کوئی زیادتی کرتا ہے۔ جو ذمے داری یا فرض فرد پر عائد ہوتا ہے اسے پوری تندہی سے بہترین طریقے پر انجام دیتا ہے۔ معاشرے یا اجتماعی زندگی کی کامیابی اور بہبودی کا انحصار اسی بات پر ہے کہ ہر فرد اپنی اپنی جگہ اپنی ذمے داریاں پوری کرے۔ لہٰذا ہر ایک فرد کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ وہ اپنے اعلیٰ کردار اور نیک سیرت کی وجہ

سے معاشرے کی بہبودی کا باعث بن سکتا ہے۔اس لیے اس کو چاہیے کہ معاشرے کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

7- قانون اور آزادی

جمہوری طرزِ حکومت میں شہریوں کو کئی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ان کی جان و مال کی حفاظت ہوتی ہے۔ان کو تقریر و تحریر کی آزادی ہوتی ہے اور مذہب اور پیشے کی آزادی ہوتی ہے۔مگر ان تمام آزادیوں کا مطلب یہ نہیں کہ ہر فرد جو چاہے سو کرے۔کوئی اس کو کسی بات سے منع نہیں کر سکتا یا اس سے باز پُرس نہیں ہو سکتی۔اگر ایسا ہو تو پھر معاشرے کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے۔اس لیے ہر فرد کو اپنے عمل میں اِس حد تک آزادی ہے جب تک وہ ملک کے قوانین اور دوسرے لوگوں کے حقوق کے خلاف کام نہیں کرتا۔قانون کی حدود کے اندر رہ کر جو عمل ایک فرد کرے وہی اس کی آزادی ہے۔

چوں کہ کچھ لوگ اپنی ذمے داریوں کا احساس نہ کرتے ہوئے معاشرے کے خلاف حرکات کرتے ہیں اور ملک کے نظم و نسق کو بگاڑتے ہیں۔اس لیے ہر ملک میں وہاں کے حالات کے مطابق قانون بنائے جاتے ہیں اور لوگوں سے ان کی پابندی کرائی جاتی ہے۔قانون سے ہر شخص کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ معاشرے کے اندر رہتے ہوئے لوگوں کے باہمی تعلقات کیسے ہونا چاہییں اور حکومت سے انہیں کن باتوں کی اُمید رکھنا چاہیے۔قانون ہر شخص پر کچھ پابندیاں عائد کرتا ہے تاکہ کوئی شخص اپنی آزادی کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائے اور دُوسروں کی آزادی کو پامال نہ کرے۔قانون ہی لوگوں کی آزادی کی حفاظت کرتا ہے۔اس کے ذریعے ہی لوگوں کو انصاف ملتا ہے اور یہی حکومت کو مستحکم بناتا ہے۔لوگوں کو زندگی کا چین و آرام دیتا ہے اس لیے ہر شہری کا فرض ہے کہ اپنی آزادی کے ساتھ اپنے ملک کے قانون کا پورا احترام کرے۔

قانون کی پابندی کرانے کے لیے ملک میں عدالتیں کام کرتی ہیں اور ملک کے قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزائیں دیتی ہیں۔قوانین عام طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ایک وہ جو جائداد، روپے کے لین دین یا شہری یا معاشرتی حقوق کے متعلق ہوتے ہیں۔ان کو ''دیوانی'' قوانین کہا جاتا ہے۔دوسرے وہ قوانین ہوتے ہیں جو قتل و غارت گری،لوٹ مار،چوری،ڈکیتی وغیرہ کی روک تھام کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ان کو ''فوجداری'' قوانین کہا جاتا ہے۔

قانون آزادی کی حدود مقرر کرتا ہے۔آزادی کا صحیح استعمال اس وقت ہوتا ہے جب ان حدود کا خیال رکھا جائے۔اس لیے آزادی اور قانون کا باہمی تعلق بڑا قریبی ہے۔قانون کے بغیر لوگوں کی آزادی معاشرے اور سوسائٹی کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔اس لیے ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ قانون کی پابندی کرے اور اپنے عمل کی آزادی کو قانون کی حدود کے اندر رکھے۔

8- قانون کی خلاف ورزی / رشوت:

آپ کے گھر میں آپ کے والدین بعض اصول اور قاعدے بناتے ہیں جن کی خاندان کے تمام افراد کو پیروری کرنا پڑتی ہے۔مثال کے طور پر وہ ایسا وقت مقرر کر سکتے ہیں جب ہر شخص صبح کو بیدار ہو جائے۔ایک اصول کے تحت آپ کے لیے روزانہ دو گھنٹے پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔آپ کے والدین نے آپ کو قاعدوں اور قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے بھی آگاہ کیا ہوگا۔مثال کے طور پر اگر آپ نے مطالعہ نہیں کیا ہے تو آپ کو ٹیلی وژن دیکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ کے

والدین یہ اصول اور قاعدے کیوں بناتے ہیں؟ اور آپ کا کیا خیال ہے کہ ان قاعدوں کے خلاف ورزی کے کچھ نتائج کیوں ضروری ہیں۔

جس طرح گھر میں چند اصول اور قاعدے ہوتے ہیں جن کی خاندان کے تمام افراد کو پابندی کرنا ہوتی ہے۔ اِسی طرح ہر ملک میں قوانین ہوتے ہیں جن کی پابندی تمام شہریوں کو کرنا لازمی ہے۔ معاشرے کے ٹھیک طور سے کام کرنے کے لیے قوانین بہت ضروری ہیں۔ قوانین کی عدم موجودگی میں ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے میں آزاد ہوگا۔ معاشرے میں مکمل بدنظمی ہو جائے گی۔ کسی کے لیے سکون، اطمینان اور خوشحالی سے رہنا بہت مشکل ہو جائے گا۔

پاکستان میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو قانون کی پابندی نہیں کرتے۔ وہ سرخ بتی پر نہیں رُکتے، مثلاً وہ بجلی چراتے ہیں، وہ امتحان میں نقل کرتے ہیں اور وہ اپنی آمدنی پر ٹیکس ادا نہیں کرتے۔ آپ نے "بدعنوانی" اور "رشوت" کے الفاظ سنے ہوں گے۔ بدعنوانی یا رشوت اُس وقت جنم لیتی ہے جب با اختیار افراد خود کو فائدہ پہنچانے یا کسی دوسرے کی حمایت کرنے کے لیے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں، تاکہ اس کے بدلے میں اُنہیں رقم یا تحفے وصول ہوں۔ مثال کے طور پر ایک پولیس والا ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے کو جرمانہ کرنے کے بجائے اُس سے رشوت لے لیتا ہے۔ ایک بینکار صحیح طریقۂ کار کی پیروی کے بغیر کسی وزیر کے دوست کے لیے قرضہ منظور کر لیتا ہے۔ ایسا کرنے سے بینکار کو رقم یا دوسری رعائتیں تو مل جاتی ہیں لیکن ملکی خزانے کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ قانون کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کی وجہ سے ہمارے ملک کی معیشت اور معاشرے پر بہت خراب اثرات ہوتے ہیں مثلاً:

* حکومت کو مزید اسکولوں، اسپتالوں یا سڑکوں کی تعمیر کے لیے مطلوبہ رقم نہیں ملتی۔
* سڑکوں پر زیادہ حادثات ہوتے ہیں۔
* لوگوں کو بجلی کی زیادہ قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔
* کچھ طلبا کا امتحان میں وہ نتیجہ نہیں آتا جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں۔
* لاقانونیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
* معاشرہ کو اخلاقی اور سماجی طور سے نقصان پہنچتا ہے۔

یہ ہم پر لازمی ہے کہ ہم خود قانون کی پابندی اور احترام کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ہدایت کریں۔

رشوت اور بدعنوانی نے ہمارے ملک کی بنیاد کو کمزور کر دیا ہے۔ معاشرے کا ہر فرد کسی نہ کسی طرح سے اس خطرناک بیماری میں جکڑا ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سب مل کر اس معاشرتی برائی کو ختم کریں اور خود بھی ایسا کوئی غیر قانونی کام نہ کریں جو رشوت اور برائی کا باعث بنے۔

حکومت نے رشوت پر قابو پانے کے لیے ملکی اور صوبائی سطح پر باقاعدہ قانون سازی کی ہے اور مختلف ادارے جیسے قومی احتساب بیورو (National Accountability Bureau (NAB)) اور ایف آئی اے (F.I.A) کے ذریعے ان

قوانین پر سختی سے عمل کروا رہی ہے۔

اس طرح صوبائی سطح پر محکمہ انٹی کرپشن (Anti-corruption Department) بھی رشوت پر ضابطہ لانے کے لیے مختلف محکموں میں کارروائیاں کر کے رشوت خور افسران اور ملوث عملے کو کورٹ کے کٹہرے میں لا رہی ہے تاکہ ملک کی لوٹی ہوئی دولت قومی خزانے میں واپس آسکے۔

ایک شہری کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں، گھر والوں اور نوجوانوں کو اس لعنت سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنے آپ میں شعور پیدا کریں۔ کیونکہ کرپشن ہمارے ملک کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکی ہے۔

سرگرمی اخبار، ریڈیو یا ٹیلی وژن کے لیے ایک اشتہار بنایئے جس میں لوگوں کو قانون کی پابندی کرنے کا پیغام دیا گیا ہو۔

مشق

(الف) نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ ایک شہری کے حقوق اور فرائض بیان کریں۔

2۔ طالب علم کی حیثیت سے آپ کے کون سے فرائض ہیں؟

3۔ کرپشن کی معنی کیا ہیں؟ معاشرے پر اس کے کون سے اثرات پڑتے ہیں؟

(ب) نیچے خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں۔

(i) جمہوریت میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی آزادی ہوتی ہے۔

(ii) عام شہری اپنے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ذریعے اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔

(iii) قومی مفادات کو ذاتی مفادات پر ۔۔۔۔۔۔۔۔ دینی چاہیے۔

(ج) عملی کام:

(i) ایک چارٹ بنائیں اور اس پر ایک شہری کے حقوق لکھیں۔

(ii) استاد کی مدد سے مندرجہ ذیل ٹیبل کو مکمل کریں۔

کرپشن کی اقسام	اسباب	اثرات	اس کو کم کرنے کی تدابیر	آپ اس کے متعلق کیا کر سکتے ہیں

باب
12

انسانی حقوق کا تحفظ

- **اس باب کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:**
- انسانی حقوق کے تصور کی بنیادی خصوصیات کو بیان کر سکیں۔
- 1973ء کے آئین کے تحت شہریوں کے حقوق و فرائض کو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور 1948ء کے تحت شہریوں کو فراہم کردہ حقوق سے موازنہ اور تقابلہ کر سکیں۔
- پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق کی حالت بیان کر سکیں۔
- قومی اور عالمی دونوں سطحوں پر انسانی حقوق کی تفہیم کو فروغ دے سکیں اور انسانی سطح پر اُن کی قدر و قیمت کی تعریف کر سکیں۔

تعارف

اس باب میں ہم انسانی حقوق کے تصور اور اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور (UDHR) کے تحت شہریوں کے حقوق کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔ اسی طرح، ہم پاکستان میں شہریوں کے حقوق و فرائض کے تحفظ کے بارے میں بھی مطالعہ کریں گے۔

انسانی حقوق

کیا آپ جانتے ہیں؟
10 دسمبر کو پوری دنیا میں انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔

مشہور قانونی ماہر بلیک (Black) کی قانونی ڈکشنری کے مطابق ''انسانی حقوق کو آزادیوں، رعایتوں اور فوائد کے طور بیان کیا جاسکتا ہے، کہ تمام بنی نوع انسان اس سماج میں اپنے حق کے طور پر دعویٰ کرنے کے قابل ہوں، جس میں وہ رہتے ہیں۔'' انسانی حقوق کو فطری یا بنیادی حقوق کے طور بھی جانا جاتا ہے۔

انسانی حقوق، بنی نوع انسان کی مہذب زندگی کی جانب بڑھتی ہوئی طلب پر مبنی ہیں۔ مہذب زندگی میں، ہر انسانی وجود کی موروثی عظمت کی توقیر کی جاتی ہے اور تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ انسانی حقوق ہماری حقیقی وجود کے لیے بنیادی ہیں، جن کے بغیر بنی نوع انسان کے طور پر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اگر افراد، اپنے فطری حقوق پر عمل کرنے سے قاصر ہوں جائیں تو زندگی بے معنیٰ ہو کر رہ جائے گی۔

پاکستان میں شہریوں کے فرائض

پاکستانی شہری کی حیثیت سے یہ ہماری ذمے ّداری ہے کہ ہم:

- ملک کا دفاع کریں۔
- مقامی برادری کی ترقی میں مثبت کردار ادا کریں اور اپنے پڑوس کو صاف ستھرا رکھیں۔
- وفاقی، صوبائی اور مقامی قوانین کی کا احترام کریں اور ان کی پابندی کریں۔
- معزز عدالتوں کا احترام کریں۔
- انتخابات میں ووٹ کا استعمال کریں۔
- حقوق، رسم و رواج، عقائد، سماجی اور ثقافتی اقدار اور اختلاف رائے کی کا احترام کریں۔
- پانی اور بجلی کی بچت کریں۔
- پاکستان کی مثبت انداز میں ترقی کریں۔
- شجرکاری مہم کی ہمت افزائی کریں۔
- بزرگ و عمر رسیدہ لوگوں کی توقیر کریں۔
- اساتذہ کی عظمت کو بڑھائیں۔
- قانون کی حکمرانی کی تعظیم کریں۔

انسانی حقوق کا عالمی منشور(UDHR)

انسانی حقوق کے خیالات میں ارتقا اور ترقی کی ابتداء اٹھارویں صدی میں ہوئی تھی۔ بہرحال، انسانی حقوق کے تصورات کی اہمیت دوسری عالمی جنگ کے دوران ہوئی تھی۔ انسانی حقوق کا جدید تصور، انسانی حقوق کے عالمی منشور (UDHR) سے لیا گیا ہے، جسے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو منظور کیا تھا۔

اس دستاویز کو انسانی حقوق کی تاریخ میں سنگِ میل سمجھا جاتا ہے۔ اس منشور کے مطابق، تمام لوگوں اور اقوام کو چاہیے، کہ وہ خصوصی مقاصد حاصل کرنے کے ہدف کو سامنے رکھیں اور یکساں معیار دنیا کی تمام نوع انسان کے لیے رکھیں۔ انسانی حقوق کا عالمی منشور (UDHR) جو معیار رکھتا ہے، اس کے تحت ان حقوق کو واضح کیا گیا اور تشکیل دیا گیا ہے۔ اس منشور کو مختصر انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔

مختصر تفصیل	عنوان	آرٹیکل
تمام انسان آزاد اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں۔	مساوات کا حق	01
تمام انسان برابر ہیں اور کسی کے ساتھ رنگ، نسل، مسلک، مذہب، زبان اور ملک کی بناپر امتیازی سلوک نہیں کیا جاسکتا۔	امتیازی سلوک سے آزادی	02
ہر فرد کو زندگی کا اور آزادی و تحفظ کے ساتھ رہنے کا حق حاصل ہے۔	زندگی، آزادی، ذاتی تحفظ کا حق	03
کسی بھی فرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے، کہ وہ کسی دوسرے فرد سے بہ طور غلام سلوک کرے۔ ہر ایک کو چاہیے، کہ وہ سماج میں غلامی کی رسم کو ممنوع قرار دے۔	غلامی سے آزادی	04
کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی کو نقصان پہنچائے۔ کسی فرد کو تشدد یا ظالمانہ غیر انسانی سلوک کا نشانہ نہ بنایا جائے گا۔	تشدد اور ذلت آمیز سلوک سے آزادی	05
ہر فرد کو حق حاصل ہے، ہر مقام پر قانون اس کی شخصیت کو تسلیم کرے۔	قانون کے سامنے فرد کے طور پر تسلیم کرنے کا حق	06
قانون کے سامنے سب لوگ یکساں حیثیت کے حامل ہیں۔	قانون کے سامنے مساوات کا حق	07
ہر فرد کو قانونی امداد حاصل کرنے کا حق حاصل ہے، جب اس کے حقوق کی پائمالی یا خلاف ورزی کی جائے۔	بااختیار ٹربیونل کی جانب سے اقدامات کا حق	08
کسی بھی فرد کو غیر قانونی طور پر بے گناہ حراست میں رکھا اور جلاوطن نہیں کیا جاسکتا۔	غیر قانونی حراست اور جلاوطنی سے آزادی	09
ہر فرد مقدمے کی منصفانہ کارروائی کا حقدار ہے۔	منصفانہ عوامی کارروائی کا حق	10
کسی بھی فرد کو حراست میں رکھ کر سزا نہیں دی جاسکتی، جب تک اسے مجرم ثابت نہ کیا جائے۔	جرم ثابت نہ ہونے تک بے گناہ قرار دینے کا حق	11
ہر فرد کو تحفظ حاصل کرنے کا حق حاصل ہے، اگر اس کی شہرت اور ساکھ کو نقصان پہنچے یا اس کی نجی زندگی کو پائمال کیا جائے۔	نجی زندگی کا حق	12

ہر فرد کو حرکت کرنے کا حق اور اپنی خواہش کے مطابق کسی بھی جگہ جا کر رہنے کا حق حاصل ہے۔	حرکت کی آزادی کا حق	13
اگر کسی فرد کو نقصان پہنچایا جائے یا وہ یہ باور کرلے کہ اس کی زندگی کو خطرہ لاحق ہے، تو اسے کسی دوسرے ملک میں جانے اور تحفظ حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔	ظلم اور جبر کے سبب دیگر ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کا حق	14
(1) ہر فرد کو قومیت کا حق حاصل ہے۔ (2) کسی بھی فرد کو ظالمانہ طریقے سے قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اسے اپنی قومیت تبدیل کرنے کے حق سے محروم کیا جائے گا۔	قومیت اور اس میں تبدیلی کی آزادی کا حق	15
ہر بالغ فرد کو شادی کرنے اور خاندان کی کفالت کا حق حاصل ہے۔	شادی کرنے اور خاندان میں اضافے کا حق	16
ہر فرد کو ذاتی ملکیت انفرادی یا شراکت داری میں رکھنے کا حق حاصل ہے۔	ذاتی ملکیت رکھنے کا حق	17
ہر فرد کو عقیدہ کی آزادی کا حق حاصل ہے۔اس میں مذہب یا عقیدہ تبدیل کرنے کا حق بھی شامل ہے، بہ شرطے کہ کوئی فرد ایسا چاہتا ہو۔	عقیدہ اور مذہب کی آزادی	18
ہر فرد کو خیالات اور اظہار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔	خیالات اور اظہار رائے کی آزادی	19
ہر فرد کو یہ حق حاصل ہے، کہ وہ پر امن اجتماع طلب کرے اور جماعت تشکیل دے۔	پر امن اجتماع اور جماعت سازی کا حق	20
ہر فرد کو حکومت کی جانب سے طلب کردہ سرگرمیوں میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے، مثلاً انتخابات میں ووٹ دینا۔	حکومت اور آزادانہ انتخابات میں شریک ہونے کا حق	21
ہر فرد کو سماجی تحفظ کا حق حاصل ہے اور وہ معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق پر عملدر آمد کرنے کا حق دار ہے۔	سماجی تحفظ کا حق	22
ہر فرد کو کام کاج کرنے کا حق حاصل ہے۔اس میں کام کرنے کے بہتر حالات اور مناسب تنخواہیں شامل ہیں۔اس کے علاوہ، ہر فرد کو ٹریڈ یونین میں شامل ہونے کا حق حاصل ہے۔	مناسب کام کاج اور ٹریڈ یونین میں شامل ہونے کا حق	23

24	آرام اور تفریح کا حق	ہر فرد کو آرام اور تفریح کا حق حاصل ہے۔
25	مناسب زندگی گزارنے کے معیار کا حق	ہر فرد کو گھر، کھانے، صحت، تعلیم اور محفوظ ماحول جیسی بنیادی سہولیات سے لطف اندوز ہونے کا حق حاصل ہے۔
26	تعلیم کا حق	ہر فرد کو اسکول جانے کا حق حاصل ہے اور ایلیمنٹری سطح تک تعلیم مفت ہونی چاہیے۔
27	برادری کی ثقافتی زندگی میں شریک ہونے کا حق	ہر فرد کو برادری کی ثقافتی زندگی میں آزادی سے شریک ہونے کا حق حاصل ہے، تاکہ وہ فن سے لطف اندوز ہو اور سائنسی ترقی اور اس کے نفع میں شریک ہو۔
28	آزاد اور منصفانہ دنیا میں رہنے کا حق	ہر فرد کو اس دنیا میں رہنے کا حق حاصل ہے، جہاں اس کے حقوق اور آزادیوں کا احترام کیا جائے۔
29	برادری کی ذمّے داری، انسانی حقوق کا احترام و تحفّظ	ہر فرد کی ذمہ داری ہے، کہ وہ دیگر افراد کے حقوق کا احترام و تحفظ کرے۔
30	ہر فرد کے انسانی حقوق ہیں اور انھیں غصب نہیں کیا جاسکتا	کسی بھی فرد یا گروہ کی یہ کوشش نہیں ہونی چاہیے، کہ وہ دوسروں کے انسانی حقوق کو غصب کرے۔

قومی اور عالمی سطح پر انسانی حقوق کے شعور و آگاہی میں ترقی

اقوام متحدہ (UN) کا ادارہ ایک عالمی تنظیم ہے۔ اس تنظیم کا مقصد، دنیا میں امن اور استحکام کو برقرار رکھنا ہے۔ یہ نوعِ انسان کی فلاح و بہبودی کے لیے بھی کام کرتی ہے۔ اسے انسانی حقوق کی پائمالی اور خلاف ورزی کے واقعات کی تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ انسانی حقوق کی کونسل، جنرل اسمبلی کا ایک ماتحت ادارہ ہے جو جنرل اسمبلی کو براہ راست رپورٹ ارسال کرتا ہے۔ اس کا رتبہ سیکیورٹی کونسل سے کم ہے، جو کہ اقوام متحدہ کے منشور کی ترجمانی کے لیے حتمی بااختیار ادارہ ہے۔ اقوام متحدہ کے کل

کیا آپ جانتے ہیں؟

حکومتِ پاکستان نے ملازمت اور کام کاج کی سرگرمیوں کے مقامات پر خواتین کو ہراساں کرنے اور خوفزدہ کرنے کے خلاف "تحفظ ایکٹ" 2010ء میں منظور کیا تھا۔ مزید معلومات کے لیے درج ذیل لنک کھولیے:
http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1399368475_218.pdf

ارکان میں سے سینتالیس (47) ارکان، کونسل میں معاملات پر تبادلہ خیال اور سوچ بچار کر سکتے ہیں۔ کونسل کا مرکزی دفتر جنیوا میں واقع ہے۔ اس کے اجلاس ایک سال میں تین مرتبہ منعقد ہوتے ہیں، جب کہ ہنگامی صورت حال کے پیشِ نظر اضافی اجلاس بھی منعقد ہوتے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین، ریاستِ پاکستان کو کسی امتیاز کے بغیر، اس کے تمام شہریوں کے انسانی حقوق کے تحفظ اور انھیں ترقی دینے کا ذمہ دار قرار دیتا ہے۔ علاوہ ازیں، پاکستان عالمی برادری کا ذمہ دار رکن ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل کو اعزاز سمجھتا ہے۔

پاکستان، انسانی حقوق کے بنیادی بین الاقوامی کونشنز کے دستخط کنندہ ہونے کے ناطے، انسانی حقوق کے عالمی معیاروں کو برقرار رکھنے اور قومی سطح پر ان پر عمل درآمد کے لیے پر عزم ہے۔

سرگرمی:
1973ء کے آئین کے تحت شہریوں کے حقوق کو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور 1948ء کے تحت شہریوں کو فراہم کردہ حقوق سے موازنہ اور تقابلہ کیجیے۔

خلاصہ

اس باب میں ہم نے انسانی حقوق کے تصور اور اقوام متحدہ کے "عالمی منشور انسانی حقوق" (UDHR) کے تحت شہریوں کے انسانی حقوق سے متعلق معلومات کا مطالعہ کیا۔ ہم نے اقوام متحدہ کے "عالمی منشور انسانی حقوق" کا اجمالی مطالعہ کیا۔

مشق

اپنی معلومات اور تفہیم کا جائزہ لیجیے۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

- انسانی حقوق کی بنیادی خصوصیات کو اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔
- پاکستان کے شہریوں کے حقوق اور ذمّے داریوں پر تفصیلی بحث کیجیے۔
- پاکستان میں انسانی حقوق کے حالات کا تنقیدی جائزہ لیجیے اور ان کے تحفظ کے لیے تدابیر تجویز کیجیے۔
- اقوامی متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور 1948ء کو بیان کیجیے۔

درج ذیل بیانات میں ذمّے داریوں اور حقوق کو پہچانیے اور درجہ بندی کیجیے:

- قانون کی پاس داری کرنا۔
- قانون کی نظر میں تمام شہریوں میں مساوات۔
- انتخابات میں ووٹ استعمال کرنا۔
- اظہار خیال کی آزادی۔
- اختلاف رائے کا احترام
- آزادی اور تحفظ
- پڑوس کی صفائی ستھرائی
- ملکیت کا تحفظ
- ملک کا دفاع کرنا۔

خالی جگہیں پُر کیجیے۔

- ________ وہ حقوق ہیں جو ہر فرد میں بنی نوع انسان ہونے کے بنا پر موروثی طور پر موجود ہوتے ہیں۔
- اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور (UDHR) کو جنرل اسمبلی نے ________ کو منظور کیا تھا۔
- اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے منشور کے دفعہ ________ میں تعلیم کے حق پر زور دیا گیا ہے۔

تحقیق کیجیے:

- انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ایک جانب دار مقدمہ کے بارے میں تحقیقات کیجیے اور اس کی دادرسی کے طریقوں کو تلاش کیجیے۔
- شہریوں کے حقوق کے تحفّظ کے بارے میں ریاست کے کردار پر ایک تحقیق قائم کیجیے۔

دوسروں سے تعاون کیجیے:

درج ذیل موضوعات پر نمائشی نمونے تشکیل دینے کی خاطر طلبہ کے دو گروہ بنائیے:

- 1973ء کے آئین کے تحت شہریوں کے حقوق اور ذمّے داریاں۔
- اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے منشور 1948ء کے تحت شہریوں کو عطا کردہ حقوق۔

اساتذہ کے لیے نوٹ: بنیادی حقوق کی مزید تفہیم کے لیے آئین پاکستان 1973ء کا مطالعہ کیجیے۔

باب 13
شہریوں کے حقوق کا تحفظ اور اداروں کا کردار

اس باب کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- پاکستان کے شہریوں کی جانب سے داخل کردہ شکایات حل کرنے کے بارے میں محتسب کا کردار بیان کر سکیں۔
- محتسب کے اختیارات اور وظائف کے بارے میں تبادلہ خیالات کر سکیں اور باضابطہ مباحثہ کر سکیں۔
- خواتین سے پیش آنے والے معاملات بشمول گھریلو تشدد کے معاملات کو حل کرنے میں پاکستان میں خاتون محتسب کے کردار کو بیان کر سکیں۔
- پاکستان میں تحفظِ حقوق کے بارے میں شعبۂ انسانی حقوق کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
- پاکستان میں وزارتِ انسانی حقوق کے فرائض بیان کر سکیں۔

تعارف

اس باب میں ہم پاکستان میں محتسب اور وزارتِ انسانی حقوق کے بارے میں تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔

محتسب کا کردار

محتسب کے ادارہ کو عام طور پر "غریب کی عدالت" سمجھا جاتا ہے۔ یہ پاکستان کے لوگوں کی تین دہائیوں سے زیادہ عرصے سے اہم خدمت انجام دیتا چلا آرہا ہے۔ محتسب ایک سرکاری عہدیدار ہوتا ہے، جسے حکومت یا پارلیمنٹ کی جانب سے خود مختاری کے عہدے پر فائز کیا جاتا ہے۔ اسے بدانتظامی کی شکایات پر توجہ دینے یا حقوق کی خلاف ورزی کی تفتیش کے ذریعے مفادِ عامّہ کی نمائندگی کرنے کی ذمّے داری سونپی جاتی ہے۔ انتظامی احتساب پر عملدرآمد کرانے سے ان کے کردار سے یقین دہانی ہوتی ہے، کہ عوامی خدمات کی سرگرمیوں، خصوصاً فیصلہ سازی کے لیے اختیارات کا استعمال نہ صرف مناسب ہو بلکہ مستقل منصفانہ ہو۔

محتسب کا مقصد، کسی شخص سے ہونے والی کسی ناانصافی کی تفتیش اور درستگی کے عمل کے ذریعے، انتظامی احتساب پر عملدرآمد کرانے کے نظام کو ادارے کا روپ دینا ہوتا ہے۔ محتسب کو ان لوگوں کو ہرجانہ یا معاوضہ دینے کا اختیار ہوتا ہے، جن کو بدانتظامی کے نتیجے میں نقصان یا خسارہ ہوتا ہے۔ اس ادارے کا مقصد، شہری اور منتظم کے درمیان حائل دوری کو ختم کرنا ہوتا ہے، تاکہ انتظامی طریقہ کار اور عملدرآمد کی کارروائی کو بہتر بنایا جائے۔ محتسب کا ادارہ، صوابدیدی اختیارات کے غلط استعمال کو روکنے میں مدد کرتا ہے۔

محتسب کو اختیار دیا گیا ہے، کہ وہ عام متاثرہ شخص کی شکایات وصول کرے، سمجھے اور ان کی تفتیش کرے۔ مقاصد کے حصول کی خاطر محتسب کا ادارہ، عوام کے لیے بہت زیادہ قابل رسائی ادارہ بنایا جاچکا ہے۔

شکایات درج کرانے کے طریقے

محتسب کے دفتر میں متعدد طریقوں سے شکایت کا اندراج ہو سکتا ہے:

شکایت کو ڈاک اور فیکس کے ذریعے یا شخصی طور پر درج کرایا جاسکتا ہے۔ اسے اِی- میل یا محتسب کی ویب سائیٹ پر فراہم کردہ براہ راست لنکِ کو استعمال کرتے ہوئے، آن لائین بھی رجسٹر کرایا جاسکتا ہے۔ شکایت وصول ہونے پر شکایت پر رجسٹرار کارروائی شروع کرتا ہے اور اسی دن پر ہر ایک مقدمہ پر منفرد نمبر لگایا جاتا ہے۔

محتسب کے اختیارات اور فرائض

قانون، محتسب کو اختیار دیتا ہے، کہ وہ کسی بھی محکمہ، کمیشن یا حکومت کے ادارے، یا نیم-خود مختیار کارپوریشن یا حکومت کی جانب سے تشکیل کردہ یا ضابطے میں چلنے والے کسی دوسرے ادارے کے خلاف درج ہونے والی شکایات پر کارروائی شروع کرے۔ اس میں ہائی کورٹ اور وہ عدالتیں شامل نہیں ہیں، جو ہائی کورٹ یا صوبائی اسمبلی اور ان کے سیکریٹریٹ کی نگرانی میں کام کرتی ہیں۔

محتسب کسی بھی متاثرہ شخص کی شکایت پر، حکومت یا صوبائی اسمبلی کی جانب سے کسی دائر کردہ ریفرنس پر یا سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کی تحریک پر یا اس کی اپنی ذاتی تحریک (suo moto) پر کسی ادارے کی جانب سے یا اس کے افسران یا ملازمین کی جانب سے 'بدانتظامی' کے الزام پر تفتیش کی ذمہ داری سنبھال سکتا ہے۔ بہر حال، محتسب کو ان معاملات کی تحقیقات کرنے یا تفتیش کرنے کا اختیار نہیں ہے، جو کہ:

(الف) کسی بااختیار عدالت کے سامنے عدالتی کارروائی کا حصہ ہوں۔

(ب) پاکستان کے بیرونی معاملات سے متعلق ہوں یا پاکستان کے دفاع یا پاکستان کی بری افواج، بحری افواج اور ہوائی افواج سے متعلق ہوں یا وہ معاملات افواج سے منسلک قوانین کے دائرہ اختیار میں آتے ہوں۔

محتسب کسی سرکاری ملازم یا ادارے کی جانب سے یا ان کی جانب سے کسی دوسرے شخص کی داخل کردہ ذاتی یا ملازمت سے متعلق شکایت پر تحقیقات کی بھی کارروائی شروع نہیں کر سکتا، جس کا کوئی معاملہ ایسی ایجنسی سے منسلک ہو، جس میں وہ سرکاری ملازم ملازمت کر چکا ہو یا ملازمت کرتا ہو، کہ وہ شکایت ذاتی شکایت ہو یا اس ادارے میں اس کی ملازمت سے متعلق ہو۔

- محتسب کے وہی اختیارات ہیں، جو کسی دیوانی عدالت کو سول پروسیجر کوڈ کے تحت کسی شخص کو پیشی پر طلب کرنے اور اس کی حاضری کو یقینی بنانے کے لیے حاصل ہیں۔
- محتسب دستاویزات کو پیش کرنے پر مجبور کرنے، دستاویزات پر گواہی لینے اور گواہوں سے تفتیش کے لیے ہدایت جاری کر سکتا ہے۔
- محتسب کو کسی چار دیواری میں داخل ہونے، تلاشی لینے اور کسی شے، مالیاتی اور دیگر دستاویزات کا جائزہ لینے کے اختیارات حاصل ہیں۔
- محتسب کے پاس، چند تبدیلیوں کے ساتھ، ہائی کورٹ کی طرح وہ یکساں اختیار ہوتے ہیں، جیسا کہ اس کی طرف سے دیے گئے کسی فیصلہ یا حکم کی توہین پر کسی شخص کو سزا دینے کا اختیار حاصل ہے۔

پاکستان میں خاتون محتسب

ملازمت اور کام کاج کے مقامات پر خواتین کو ہراساں کرنے اور خوفزدہ کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ 2010ء کے تحت یہ ادارہ وجود میں آیا، جسے پاکستان کی پارلیمنٹ نے منظور کیا تھا۔ اس قانون کو ملازمت اور کام کاج کے مقامات پر خواتین کو ہراساں اور خوف زدہ کرنے کی شکایت پر فوری طور پر مؤثر ازالے کے غرض سے نافذ کیا گیا ہے۔ اس قانون کا مقصد کسی بھی مرد یا خاتون کو دھمکی یا ہراساں کی سرگرمیوں کے خلاف مدد فراہم کرنا ہے، جو مستقل یا کانٹریکٹ کے تحت عارضی ملازم ہو، یا اُسے روزانہ، ہفتے وار، ماہانہ یا فی گھنٹے کی بنیاد پر ملازمت دی گئی ہو اور اس میں عارضی یا کارآموز ملازمین بھی شامل ہیں۔ اس ایکٹ کا مقصد خواتین کے لیے محفوظ کام کا ماحول پیدا کرنا ہے، جو خوف، گالم گلوچ اور ہراسگی سے آزاد ہو، تاکہ وہ عظمت سے کام کرنے کے حق کو استعمال کریں۔

متاثرہ شخص مفت میں آن لائین یا ڈاک کے ذریعے خاتون محتسب اسلام آباد یا صوبوں میں اُن کے مقررّ کردہ نگراں افسر کے پاس شکایت داخل کرا سکتا ہے۔

انسانی حقوق کی وفاقی وزارت کے فرائض

وزارتِ انسانی حقوق کی لاتعداد فرائض ہیں۔ چند سب سے زیادہ اہم فرائض درج ذیل ہیں:

- ملک میں انسانی حقوق اور مزدوروں کے حقوق کی صورتحال کے تحفظ سمیت قوانین، پالیسیوں اور جاری اقدامات پر عملدرآمد کا جائزہ لینا۔

- انسانی حقوق کے ضمن میں وزارتوں، ڈویژنوں اور صوبائی حکومتوں کی سرگرمیوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا اور انسانی حقوق سے متعلق سرگرمیوں میں سہولیات فراہم کرنا۔
- وزارتوں، ڈویژنوں اور صوبائی حکومتوں اور دیگر اداروں سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی شکایات اور الزامات پر معلومات، دستاویزات اور رپورٹیں وصول کرنا۔
- انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے واقعات بشمول معذور اشخاص کے حقوق اور بچوں کے حقوق کے ضمن میں تحقیقات اور تفتیش کا حوالہ دینا اور سفارشات پیش کرنا۔
- انسانی حقوق سے منسلک پاکستان کے لیے اور اس کے خلاف معاملات، نمائندگی کی شکایات اور معاملات کی انجام دہی یا اُن کا دفاع کرنا۔

شعبۂ انسانی حقوق(HRC)، سپریم کورٹ

شعبۂ انسانی حقوق، سپریم کورٹ میں قائم کیا گیا ہے۔ وہ پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف عوام کی جانب سے براہ راست ارسال کردہ درخواستوں پر کارروائیاں کرتا ہے۔ اس شعبے کے قائم ہونے کا اہم مقصد، عوام کو وسیع پیمانے پر جلد از جلد اور بلا قیمت مصیبت سے نجات فراہم کرنا ہے۔ شعبۂ انسانی حقوق کے بہت سے وظائف ہیں۔ وہ اِی- میل یا ڈاک کے ذریعے عوام کی جانب سے ارسال کردہ درخواستیں وصول کرتا ہے۔ شعبۂ انسانی حقوق(HRC)، متعلقہ فریقین کی جانب خطوط ارسال کرتا ہے اور شکایات کے متن/ پیرا گراف کے بارے میں رپورٹ طلب کرتا ہے۔ علاوہ ازیں، یہ انتظامی اعتبار سے عوام کو فوری انصاف بھی فراہم کرتا ہے۔ بیرونی ممالک میں رہائش پذیر شہریوں کے لیے شعبۂ شکایات بھی قائم کیا گیا ہے، جو پاکستان سے بیرون ملک رہنے والے پاکستانیون کی شکایات پر مبنی درخواستوں پر کارروائی کرتا ہے۔

انسانی حقوق کا محکمہ، حکومتِ سندھ

ماضی قریب میں حکومتِ سندھ نے بھی انسانی حقوق کا محکمہ قائم کیا ہے۔ اس محکمے کا اہم مقصد صوبے میں رہنے والے تمام لوگوں کے انسانی حقوق کو یقینی بنانا ہے۔ محکمہ نے انسانی حقوق کا ایک شکایتی شعبۂ بھی تشکیل دیا ہے، تاکہ سندھ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں متعدد شکایات کو فوری نمٹایا جائے۔

خلاصہ

اس باب میں ہم نے محتسب کے اختیارات اور فرائض اور پاکستان میں وزارتِ انسانی حقوق کے بارے میں تفصیل سے مطالعہ کیا۔

مشق

اپنی معلومات اور تفہیم کا جائزہ لیجیے۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

- عوامی شکایات کی دادرسی میں محتسب کے کردار پر روشنی ڈالیے۔
- درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیے:

  (الف) پاکستان میں خاتون محتسب کا کیا کردار ہے؟

  (ب) سپریم کورٹ کی جانب سے قائم کردہ شعبۂ انسانی حقوق (HRC) کا کیا کردار ہے؟

  (ج) پاکستان میں وزارتِ انسانی حقوق کے فرائض کون سے ہیں؟
- اپنے علاقے میں ہراساں کرنے کے مختلف طریقوں کو پہچانیے اور ان میں سے دو کوئی طریقوں پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔

خالی جگہیں پُر کیجیے۔

- محتسب کے ادارے عام طور پر ــــــــــــ کی طرح سمجھا جاتا ہے۔
- محتسب کے پاس، چند تبدیلیوں کے ساتھ، ــــــــــــ کورٹ کی طرح وہ یکساں اختیار ہوتے ہیں، جیسا کہ اس کی طرف سے دیے گئے کسی فیصلے یا حکم کی توہین پر کسی شخص کو سزا دینے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔
- پاکستان کی پارلیامنٹ نے ملازمت اور کام کاج کے مقامات پر خواتین کو ہراساں کرنے اور خوفزدہ کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ کو ــــــــــــ میں منظور کیا تھا۔

فرضی عدالت قائم کیجیے:

- پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے تازہ ترین مقدمات کی تفتیش اور تحقیق کیجیے۔

دوسروں سے تعاون کیجیے:

گروہوں میں، محتسب کے اختیارات اور فرائض پر تنقید اور بحث کیجیے اور اسے کلاس کی سامنے پیش کیجیے۔

جملہ حقوق بحق سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو محفوظ ہیں
تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو، سندھ۔
منظور کردہ: وفاقی وزارتِ تعلیم، (شعبہ نصاب سازی) حکومت پاکستان، اسلام آباد۔
بذریعہ مراسلہ نمبر F-4-4/2003-SS بتاریخ 9-10-2004
قومی ریویو کمیٹی وفاقی وزارتِ تعلیم کی تصحیح شدہ

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد　　کشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان　　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد
پاک سرزمین کا نظام　　قوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد
پرچم ستارہ و ہلال　　رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال　　جانِ استقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

ہیلو! میں ہوں علمی۔ میں آپ کے ساتھ ہوم ورک کرتا ہوں، آپ کی مزیدار کہانیاں سنتا ہوں اور آپ کے مسائل حل کرتا ہوں۔ تو پھر

TEXT

"علمی" + پیغام لکھ کر 8398 پر SMS کریں۔

سلسلہ وار نمبر　934　پبلشر کوڈ نمبر 111

ماہ و سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
May 2019	Fifth	10,000	88.20